

غفلت کا انجام



1st-March-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط
 أَمَا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَىٰ آلِكَ وَ أَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَعَلَىٰ آلِكَ وَ أَصْحَابِكَ يَا نُورَ اللَّهِ

دُرود شریف کی فضیلت

سلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنتِ نشان ہے: جو مجھ پر جُوعہ کے دن اور رات میں سو (100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ پاک اُس کی سو (100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستر (70) آخرت کی اور تیس (30) دُنیا کی اور اللہ کریم ایک فرشتہ مقرر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بلاشبہ میرا علم میرے وصال کے بعد ویسا ہی ہو گا، جیسا میری حیات میں ہے۔ (جمع الجوامع اللسیوطی، ۱۹۹/۷، حدیث: ۲۲۳۵۵)

ہے کرم ہی کرم کہ سنتے ہیں!
 آپ خوش ہو کے بار بار دُرود

(ذوقِ نعت، ص ۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَوَابِ کی خاطر بیانِ سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر

لتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نَبِیُّہُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسْلِمَانِ کی نِیَّتِ اُس کے

عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدي... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)
 دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
 (۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکے
 دوزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ کر کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشاہدہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی،
 گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اذْکُرُوْا اللّٰهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور
 صدا لگانے والی کی دل جوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحَہ اور
 اِنْفِرَادِی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی
 قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک
 پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلِّ اللّٰهَ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

غفلت کا انجام

قاضی کوفہ محمد بن عسّان رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ عیدِ قربان کے دن میں اپنی والدہ کی
 خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے وہاں چھٹے پُرانے بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے ایک بڑھیا کو دیکھا۔ مجھے اس
 کا اندازِ گفتگو بہت اچھا لگا۔ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا: یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ تمہاری
 خالہ عانیہ ہے جو ہارون رشید کے وزیر جعفر بن یحییٰ برکلی کی ماں ہے۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے

میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے ان کی خیریت دریافت کی اور پوچھا آپ کی یہ حالت کیسے ہوئی؟ تو انہوں نے فرمایا: بیٹا ہم نے غفلت میں زندگی گزاری اور وقت ضائع کرنے میں لگے رہے تو زمانہ ہم سے روٹھ گیا میں نے کہا: اپنی شان و شوکت کا کوئی واقعہ سنائیے۔ کہنے لگیں: ضرور، ایک چھوٹا سا واقعہ سناتی ہوں اس سے میری شان و شوکت کا اندازہ لگا لینا، آج سے تین (3) سال پہلے عیدِ قربان کے موقع پر میرے پاس چار سو اوڑھنیاں تھیں۔ میرے بیٹے نے رسم کے طور پر میرے پاس ایک ہزار چار سو بکروں کے سر اور تین سو بیلوں کے سر بھیجے، زیورات اور لباس وغیرہ ان کے علاوہ تھے اس کے باوجود میرا خیال تھا کہ میرا بیٹا میرا فرمان ہے اور آج یہ حال ہے کہ میں تمہارے پاس دو بکروں کی کھالیں لینے آئی ہوں تاکہ ان کا لباس بناؤں۔ قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ ان کی داستانِ زوال سن کر میں بہت رنجیدہ ہوا اور میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے، اس وقت میرے پاس جو دینار تھے میں نے انہیں تحفہ دے دیئے۔ (بخَرُ الدُّمُوعِ، الفصل السادس عشر، فی ذهاب اللذّة۔ الخ، ص ۱۰۵)

نہیں درکار وہ خوشیاں، جو غفلت کا بنیں سماں
عطا کر اپنی اُلفت اپنے پیارے کا تُو غم مولیٰ
(وسائلِ بخشش مُرّم، ص ۹۹)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

غفلت کے اسباب

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! واقعی جو شخص دُنوی نعمتوں سے دل لگاتا ہے وہ اپنی آخرت کے بارے میں غفلت کا شکار ہو جاتا ہے۔ غفلت بندے کو گناہوں پر دلیر کر دیتی ہے۔ غفلت بندے کو نیکیوں

سے دُور کر دیتی ہے۔ غفلت (Carelessness) ربُّ العزّت کی ناراضی کا سبب بنتی ہے۔ اللہ پاک نے ہمیں دنیا میں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، اچھی تجارت و ملازمت اللہ پاک کی نعمت ہے۔ عالیشان مکان اور اس میں ڈھیروں سہولیات نعمت ہیں۔ عمدہ سواری بھی عظیم نعمت ہے۔ ماں باپ کیلئے اولاد بھی نعمت ہے مگر یاد رکھئے! کسی بھی دنیاوی نعمت میں ضرورت سے زیادہ مشغولیت باعثِ غفلت اور نقصان کا سبب ہے۔ جیسا کہ پارہ 28، سُورَةُ الْمُنَافِقُونَ آیت نمبر 9 میں ارشادِ خداوندی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ
وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ
يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَسِرُونَ ﴿٩﴾
تَرْجَمَةٌ كُنْزُ الْإِيمَانِ: اے ایمان والو تمہارے مال نہ
تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے
غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ
نقصان میں ہیں۔ (پ ۲۸، منافقون، ۹)

اس آیتِ مبارکہ میں ایمان والوں کو نصیحت کی جا رہی ہے کہ اے ایمان والو! منافقوں کی طرح تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ کر دے اور جو ایسا کرے گا کہ دنیا میں مشغول ہو کر دین کو بھلا دے گا، مال کی محبت میں اپنے حال کی پروا نہ کرے گا اور اولاد کی خوشی کیلئے آخرت کی راحت سے غافل رہے گا تو ایسے لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں کیونکہ انہوں نے فانی دنیا کے پیچھے آخرت کے گھر کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پروا نہ کی۔ (غازن، المنافقون، تحت الآیة: ۹، ۴/۳۷، ۲۷۳)

مدارک، المنافقون، تحت الآیة: ۹، ص ۱۲۳۵، (ملفوظ)

افسوس صد افسوس! آج ہم مسلمانوں کی عملی حالت بڑی خستہ ہوتی جا رہی ہے۔ اپنے مکانات کی ڈیکوریشن (Decoration) پر پانی کی طرح پیسہ تو بہاتی ہیں مگر راہِ خدا میں خرچ کرنے سے جی چراتی ہیں

حتیٰ کہ بعض لوگ فرض ہونے کے باوجود زکوٰۃ کی ادائیگی بھی نہیں کرتے، دولت میں اضافے کیلئے مختلف گرتو اپنائے جاتے ہیں مگر نیکیوں میں برکت کے معاملے میں سستی سے کام لیتے ہیں۔ یاد رکھئے! ابھی وقت ہے غفلت سے بیدار ہو کر فوراً توبہ کر لیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ موت اچانک روشنیوں سے جگمگاتے کمرے میں آرام دہ بستر سے اٹھا کر کیڑے مکوڑوں سے بھری اندھیری قبر میں سُلا دے اور پھر چلاتی رہ جائیں کہ اے مالک! مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے وہاں جا کر تیری خوب عبادت کروں گی، اپنا سارا مال تیری راہ میں لٹا دوں گی، پانچوں نمازیں ادا کروں گی یاد رکھئے! اس وقت کی چیخ و پکار اسے کوئی فائدہ نہ دے گی کیونکہ قرآن پاک اس بارے میں پہلے ہی سے خبردار کر چکا ہے۔ چنانچہ پارہ 28 سُورۃُ الْهُنَّافِقُونَ کی آیت 10 اور 11 میں ارشادِ رَبِّ الْعَزَّتِ ہے:

وَأَنْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِي
أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي
إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ لَّا فَاصِدًا قِيٌّ وَأَكُنُّ مِنَ
الضَّالِّينَ ⑩ وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا
جَاءَ أَجَلُهَا ⑪ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ⑫

(پ ۲۸، منافقون، ۱۰-۱۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے، اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکیوں میں ہوتا اور ہر گز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اُس کا وعدہ آجائے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ موت کے وقت انسان غفلت سے بیدار ہو جاتا ہے اور

وہ اس وقت بڑا افسوس کرتا ہے کہ کاش! مجھے تھوڑی سی مہلت مل جاتی اور میں نیک عمل کر لیتا، کاش میں نے اپنی زندگی کو غفلت میں نہ گزارا ہوتا، کاش! میں نے رب کریم کو راضی کر لیا ہوتا لیکن اس وقت پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ لہذا عقل مند (Wise) وہی ہے جو اپنی زندگی میں غفلت سے بیدار رہتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کر لے اور سنتوں کا مدنی چراغ قبر میں ساتھ لیتا جائے اور یوں قبر کی روشنی کا انتظام کر لے ورنہ اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ناراضی کی صورت میں سوائے حسرت و ندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

مال تقسیم کرنے کی بھی مہلت نہ ملی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی 417 صفحات پر مشتمل کتاب ”اِحْيَاءُ الْعُلُومِ كَا خُلَاصَه“ صفحہ 389 پر ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر بن عبد اللہ مَرْنِي رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے مال جمع کیا۔ جب اُس کی موت کا وقت قریب آیا تو بیٹوں سے کہنے لگا: مجھے میرے مختلف اموال دکھاؤ، اُس کے پاس بہت سے گھوڑے، اُونٹ اور غلام لائے گئے۔ جب اُس نے اُن کی طرف دیکھا تو حسرت سے رونے لگا۔ مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نے اُسے روتے ہوئے دیکھا تو کہا: کیوں رو رہے ہو؟ اُس ذات کی قسم جس نے تجھے یہ سب کچھ دیا ہے! جب تک میں تیری رُوح اور بدن کو ایک دوسرے سے جدا نہ کر دوں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ اُس نے کہا: مجھے کچھ مہلت دیجئے کہ میں اس مال کو تقسیم کر دوں۔ فرشتے نے کہا: اب تجھے مہلت نہیں ملے گی، تُو نے یہ کام اپنی مَوْت کے آنے سے پہلے کیوں نہ کیا۔ چنانچہ (پھر) مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نے اُس کی رُوح قبض فرمائی۔

مَوْت آکر ہی رہے گی یاد رکھ! جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!

تیری طاقت تیرا فنِ غمبہ ترا کچھ نہ کام آئے گا سرمایہ ترا
 کر لے تو بہ رب کی رحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی
 (وسائلِ بخششِ مریم، ص ۷۱۱-۷۱۲)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

انوکھی ندامت

حُجَّه الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں، حضرت سیدنا شیخ ابو علی دقاق رَحْمَةُ
 اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ نے فرمایا: ایک بہت بڑے ولی اللہ سخت بیمار تھے میں ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوا، میں نے
 اُن کے ارد گرد اُن کے شاگردوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا، وہ بزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ رو رہے تھے، میں
 نے عرض کی یا شیخ! کیا آپ دنیا پر رو رہے ہیں؟ فرمایا، نہیں بلکہ نمازیں قضا ہونے پر رو رہا ہوں میں نے کہا:
 آپ تو عبادت گزار شخص تھے پھر نمازیں کس طرح قضا ہوئیں؟ فرمایا: میں نے جب بھی سجدہ کیا تو
 غفلت کے ساتھ اور جب سجدے سے سر اٹھایا تو غفلت کے ساتھ اور اب غفلت کی حالت میں مر رہا
 ہوں۔

(مکاشفة القلوب، ص ۲۲)

محض دعویٰ بے کار ہے:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ اللہ پاک کے نیک بندے ہر لمحہ یادِ الہی میں بسر کرنے
 اور ہر گھڑی فکرِ آخرت میں مشغول رہنے کے باوجود بھی اپنی عبادت و ریاضت کو کسی خاطر میں نہ لاتے

اور اللہ کریم کی بے نیازی سے ڈرتے ہوئے گریا و زاری کرتے مگر ہمارا حال یہ ہے اول تو نیکیاں کرتی نہیں اور اگر کوئی نیک کام کر لیا تو جب تک لوگوں کے سامنے اپنی نیک نامی کی دھاک نہ بٹھالیں چین نہیں آتا، اللہ کریم کے نیک بندے گناہوں سے محفوظ ہونے کے باوجود ہر وقت اس کے خوف سے تھر تھراتے اور آنسو بہاتے ہیں مگر ہم دن رات بے دھڑک گناہوں میں مشغول رہنے کے باوجود ذرا نہیں ڈرتیں اور باتیں ایسی کرتی ہیں کہ ہم جیسا کوئی نیک نہیں۔ ہمیں اس غفلت سے جھنجھوڑنے کیلئے حضرت سیدنا شفیق بلخی رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: لوگ تین باتیں صرف زبانی کرتے ہیں مگر عمل اس کے خلاف کرتے ہیں: (1) کہتے ہیں کہ ہم اللہ پاک کے بندے ہیں لیکن کام غلاموں جیسے نہیں بلکہ آزادوں کی طرح اپنی مرضی کے کرتے ہیں۔ (2) کہتے ہیں کہ اللہ پاک ہی ہمیں رزق دیتا ہے لیکن ان کے دل دنیا اور سامانِ دنیا جمع کئے بغیر مطمئن نہیں ہوتے اور یہ ان کے اقرار کے سراسر خلاف ہے۔ (3) کہتے ہیں کہ آخر ہمیں مرنا ہے مگر کام ایسے کرتے ہیں جیسے انہیں کبھی مرنا ہی نہیں۔

(مکاشفة القلوب، ص ۴۵، ملخصاً)

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن	قبر میں ہوگا ٹھکانا ایک دن
منہ خدا کو ہے دکھانا ایک دن	اب نہ غفلت میں گنونا ایک دن
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے	کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آج واقعی ہماری حالت یہ ہوتی جا رہی ہے کہ ہم دنیا کمانے کیلئے تو بہت کوشش کرتی ہیں مگر فکرِ آخرت سے غافل رہتی ہیں، دن رات مالدار بننے کے سنہرے خواب تو دیکھتی

ہیں، عمدہ گاڑیوں میں گھومنے، نت نئے فیشن اپنانے کیلئے کوشاں رہتی ہیں مگر ہم یہ بھول جاتی ہیں کہ ایک دن ہمیں مرنا بھی پڑے گا اور اس ہنستی ہنستی دنیا کو چھوڑ کر خالی ہاتھ یہاں سے جانا ہوگا۔ مگر ہم میں سے کسی کو معلوم کہ ہماری موت کب آئے گی، آج کا دن ہماری زندگی کا آخری دن ہو گیا یا آنے والی رات ہماری زندگی کی آخری شب ہوگی، بلکہ ہمارے پاس تو اس کی بھی ضمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس بھی لے پائیں گی یا نہیں؟ ممکن ہے جو سانس ہم لے رہی ہیں وہی آخری ہو دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے۔ آئے دن یہ خبریں ہمیں سننے کو ملتی ہیں کہ فلاں شخص بالکل ٹھیک ٹھاک تھا، اسے بظاہر کوئی مرض بھی نہ تھا، لیکن اچانک ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے چند ہی لمحوں میں موت کے گھاٹ اتر گیا، آئیے! خود کو غفلت سے جگانے کیلئے دو عبرت ناک واقعات سنئے اور گناہوں سے توبہ کر کے نیکیوں میں مشغول ہو جائیے۔ چنانچہ

(1) سیلاب میں غرق ہو گیا

منقول ہے ایک شخص نے سیلاب (Flood) آنے کی جگہ اپنا گھر بنا رکھا تھا۔ جب اس سے کہا گیا کہ یہ بہت خطرناک جگہ ہے یہاں سے ہٹ جاؤ۔ تو اس نے کہا: مجھے معلوم ہے کہ یہ جگہ خطرناک ہے لیکن اس کی خوبصورتی و شادابی نے مجھے تعجب میں ڈال دیا ہے۔ اس سے کہا گیا کہ تمام رونقیں اور خوبصورتیاں زندگی کے ساتھ ہیں، لہذا اپنی جان کی حفاظت کر، اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈال۔ اُس نے کہا: میں یہ جگہ ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ پھر ایک رات حالتِ نیند میں اسے سیلاب نے آلیا اور وہ غرق ہو کر مر

گیا۔ (عیون الحکایات، ص ۲۲۶)

(2) شادی کے ارمان خاک میں مل گئے

سردار آباد (فیصل آباد) کے میڈیکل کالج کے فائنل ایئر کا ایک ذہین ترین طالب علم اپنے دوست کے ہمراہ پکنک منانے چلا۔ پکنک پوائنٹ پر پہنچ کر اُس کا دوست ندی میں تیرنے کیلئے اترا مگر ڈوبنے لگا، مستقبل کے ڈاکٹر نے اُس کو بچانے کی غرض سے جذبات میں آکر پانی میں چھلانگ لگادی، اب وہ تیرنا تو جانتا نہیں تھا لہذا خود بھی پھنس گیا۔ قسمت کی بات کہ اُس کا دوست تو جوں توں کر کے نکلنے میں کامیاب ہو گیا مگر آہ! مستقبل کا ڈاکٹر بے چارہ ڈوب کر موت کے گھاٹ اتر گیا۔ کہرام مچ گیا، ماں باپ کے بڑھاپے کا سہارا پانی کی موجوں کی نذر ہو گیا، ماں باپ کے سہانے سنے شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے اور وہ بے چارہ ذہین طالب علم (M.B.B.S (Student) کے فائنل امتحان کا رزلٹ ہاتھ میں آنے سے قبل ہی قبر میں جا پہنچا۔

طے خاک میں اہل شاں کیسے کیسے
ملیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے
زمین کھا گئی نوجوان کیسے کیسے
جگہ لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! غفلت کی نیند سے بیدار ہو جائیے اور فکرِ آخرت پیدا کیجئے اور مرنے سے پہلے موت کی تیاری کر لیجئے۔ اگر ہم یونہی دنیا کی رونقوں میں مست رہیں اور اچانک کسی مہلک بیماری میں مبتلا ہو کر، کسی حادثے کا شکار ہو کر یا اچانک ہی ہماری سانسیں رُک گئیں اور ہم موت کے گھاٹ اتر گئیں تو پھر سوائے پچھتانے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ اپنے دل و دماغ سے یہ خوش فہمی نکال دیجئے کہ ابھی تو میری عمر ہی کیا ہے، ابھی تو لمبی زندگی پڑی ہے آخری عمر میں نیکیاں کر لوں گی۔ یاد رکھئے! موت صرف بڑھاپے یا

بیماری میں ہی نہیں آتی بلکہ اچھے بھلے صحت مند ہنستے کھیلتے نوجوان بھی اچانک موت کا شکار ہو کر اندھیری قبر میں چلے جاتے ہیں۔ اس دنیا کی حیثیت ایک گزر گاہ (یعنی راستے) کی سی ہے، جسے طے کرنے کے بعد ہی ہم منزل تک پہنچ سکتی ہیں، اب وہ منزل جنت ہوگی یا جہنم! اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہم نے یہ سفر کس طرح طے کیا! اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اطاعت گزار بن کر یا نافرمان بن کر؟ افسوس ہے اُس پر جو دنیا کی رنگینیاں دیکھنے کے باوجود بھی اس کے دھوکے میں مبتلا رہے اور موت سے یکسر غافل ہو جائے۔

دنیا فانی اور آخرت باقی ہے

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنا سب سے آخری خطبہ (Last Sermon) جو ارشاد فرمایا، اس میں یہ بھی ہے: اللہ کریم نے تمہیں دنیا صرف اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اس کے ذریعے آخرت کی تیاری کرو۔ اس لئے عطا نہیں فرمائی کہ تم اسی کے ہو کر رہ جاؤ، بے شک دنیا فانی اور آخرت باقی ہے۔ تمہیں فانی (دنیا) کہیں بہکا کر باقی (آخرت) سے غافل نہ کر دے، فنا ہو جانے والی دنیا کو باقی رہنے والی آخرت پر ترجیح نہ دو، کیونکہ دنیا مُنْقَطِعٌ ہونے والی ہے اور بے شک اللہ پاک کی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ پاک سے ڈرو کیونکہ اس کا ڈر اس کے عذاب کیلئے (رُؤُك اور) ڈھال اور اُس تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، ۵/۸۳، حدیث: ۱۴۶، ملخصاً)

چند روزہ ہے یہ دُنیا کی بہار
دل لگا اس سے نہ غافل ذی نہار
عمر اپنی یوں نہ غفلت میں گزار
ہوشیار اے مَحُو غفلت ہوشیار
ایک دن مرنا ہے آخر مَوْت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر مَوْت ہے

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدًا

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہماری زندگی کا ایک ایک لمحہ بڑا قیمتی ہے اور ہماری زندگی ہر آن تیزی سے کم ہوتی جا رہی ہے۔ لہذا عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اس فانی دنیا کے دھوکے میں ہڈبتلا ہو کر سونے اور جو اہرات سے زیادہ قیمتی لمحات کی ناقدری کرنے کے بجائے تقویٰ و پرہیزگاری اپنائیے، اپنے شب و روز کو فضولیات اور دُنویٰ عیش کو شیوں میں برباد مت کیجئے، شریعت نے جن کاموں کا حکم دیا ہے ان کی ادائیگی میں سستی نہ کیجئے اور جن سے منع کیا ہے ان سے رکنے میں لمحہ بھر بھی تاخیر نہ کیجئے۔ ہمیں قرآن و احادیث میں نماز کا حکم دیا گیا ہے مگر ہم غفلت کے سبب نماز نہیں پڑھتے حالانکہ نماز حَقُّوقُ اللہ میں سے انتہائی اہم فریضہ ہے۔ نماز دین کا ستون ہے۔ نماز سے گناہ معاف ہوتے ہیں، نماز بیماریوں سے بچاتی ہے، نماز دُعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے اور جان بوجھ کر نماز چھوڑ دینے والے کا نام جہنم کے درازہ پر لکھ دیا جاتا ہے۔ شریعت نے ہمیں صاحب نصاب ہونے کی صورت میں پورے سال میں ایک مرتبہ اپنے مال کی زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا مگر ہم صرف مال کمانے میں تو مشغول ہیں اس کا حق ادا کرنے سے غافل ہیں حالانکہ زکوٰۃ دینے سے مال میں برکت ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے گھر میں امن و سکون ہوتا ہے، زکوٰۃ دینے والے پر رحمتِ الہی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں جیسا کہ فرمانِ مُصْطَفَا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی، تو اللہ پاک نے اس سے شر کو دور کر دیا۔ (المعجم الاوسط، باب الاف من اسمہ احمد، الحدیث، ۱۵۷۹، ج ۱، ص ۴۳۱) شریعت نے ہمیں سال میں ایک بار رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا مگر ہم غفلت سے کام لیتی ہیں، یاد رکھئے! روزہ رکھنے میں جہاں شریعت کی فرمانبرداری ہے وہیں اس کے ڈھیروں طبی فوائد بھی ہیں۔ مثلاً روزہ رکھنے سے

معدے کی تکالیف اور اس کی بیماریاں ٹھیک ہو جاتی ہیں اور نظام ہضم بہتر ہو جاتا ہے۔ روزہ شوگر لیول، کولیسٹرول اور بلڈ پریشر میں اعتدال لاتا ہے اور اس کی وجہ سے دل کا دورہ پڑنے کا خطرہ نہیں رہتا۔ روزے کے دوران خون کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے دل کو انتہائی فائدہ مند آرام پہنچتا ہے۔ روزے سے جسمانی کھچاؤ، ذہنی تناؤ، ڈپریشن اور نفسیاتی امراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔ روزہ رکھنے سے موٹاپے میں کمی واقع ہوتی اور اضافی چربی ختم ہو جاتی ہے۔ روزہ رکھنے سے بے اولاد خواتین کے ہاں اولاد ہونے کے امکانات (Possibilities) کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔ (صراط الیمان، ۱/۲۹۳)

روزے کے تفصیلی احکام اور فضائل جاننے کیلئے شیخ طریقت، امیر اہلسنت کی مایہ ناز تصنیف فیضانِ رمضان (مرم) کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔ اس کے علاوہ شریعت نے جن کاموں کا حکم دیا ان کے فضائل جاننے کیلئے مکتبہ المدینہ کی کتاب ”جنت میں لے جانے والے اعمال“ اور جن کاموں سے بچنے کا حکم دیا ان کی تباہ کاریاں جاننے کیلئے ”جہنم میں لے جانے والے اعمال“ کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مدنی دورہ“

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہمیں نہ صرف خود اپنی زندگی ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری میں بسر کرنی چاہیے بلکہ دوسری اسلامی بہنوں میں فکرِ آخرت پیدا کرنے کیلئے انہیں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرنا چاہیے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ 8 مدنی کاموں میں سے ایک ہفتہ وار مدنی کام ”مدنی دورہ“ بھی ہے جس کے ذریعے اسلامی بہنوں کو گھر گھر جا کر نیکی کی دعوت دی جاتی ہے۔ ہفتے کا کوئی ایک دن مقرر کر کے جگہ بدل بدل

کر "مدنی دورہ" کے ذریعے نیکی کی دعوت کی سعادت حاصل کیجئے۔ کم از کم 7 اسلامی مہینوں (جن میں کم از کم ایک بڑی عمر والی ضرور ہوں) اپنے ذیلی حلقے یا حلقے کے اطراف میں (پردے کی احتیاط کے ساتھ) گھر گھر جا کر 72 منٹ "مدنی دورہ" کی ترکیب بنائیں۔ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اہم فریضہ ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِ السَّلَامِ بلکہ خود سَیِّدُ الْاَنْبِیَاءِ، محبوبِ خدَا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی مقصد کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اس مدنی کام کے بے شمار دینی و دنیوی فوائد (Benefits) ہیں ❀ مدنی دورے کی برکت سے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیکی کی دعوت دینے والی سنت پر عمل ہو جاتا ہے۔ ❀ مدنی دورے کی برکت سے اسلامی بہنوں سے ملاقات و سلام کی سُنَّت عام ہوتی ہے۔ ❀ مدنی دورے کی برکت سے علم دین اور نیکی کی دعوت سے مالا مال قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مسلمہ تک پہنچائے جاتے ہیں۔ ❀ مدنی دورے کی برکت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے میں بہت مدد حاصل ہوتی ہے۔ ❀ مدنی دورے کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی تشہیر و نیک نامی ہوتی ہے، لہذا آپ بھی مدنی کاموں کی خوب خوب دھو میں مچائیے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے آئیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی کی ایک مدنی بہار ملاحظہ کیجئے چنانچہ

بے پردگی سے نجات مل گئی

ٹیکسلا (ضلع راولپنڈی، صوبہ پنجاب) میں مقیم ایک اسلامی بہن دعوتِ اسلامی کے مشکبارِ مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے نت نئے فیشن اپنانے، گانے باجے سننے اور بے پردگی جیسے گناہوں میں گرفتار تھیں نیز غصہ اور چڑچڑاپن بھی ان کی عادات میں شامل تھا۔ ان کی زندگی میں مدنی انقلاب کچھ یوں برپا ہوا کہ ایک دن دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بہن نے انہیں نیکی کی دعوت دی

اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا ذہن دیا۔ ان کی زبان میں ایسی تاثیر تھی کہ وہ انکار نہ کر سکیں اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں جا پہنچیں۔ تلاوت و نعت شریف کے بعد ہونے والا سنتوں بھرے بیان بڑا دلنشین اور پُر تاثیر تھا۔ پھر ذکرُ اللہ کی صداؤں اور رورو کر کی جانے والی رقت انگیز دعاؤں نے انہیں بہت متاثر کیا۔ اجتماع میں ہونے والے اللہ کے ذکر سے ان کے دل کو بہت سکون ملا۔ وہ دن اور آج کا دن! وہ دعوتِ اسلامی والی بن گئیں، اس اجتماع میں شرکت سے پہلے مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وہ بے پردگی جیسے گناہ میں گرفتار تھی، مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے انہوں نے مدنی برقع سجالیا اور اب تک اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اس پر استقامت حاصل ہے۔

"اگر آپ کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہاریا برکت ملی ہو تو آخر میں مدنی بہار مکتب پر جمع کروادیں۔"

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سونے کی اینٹ

منقول ہے کہ ایک نیک آدمی کو کہیں سے سونے کی اینٹ ہاتھ لگ گئی وہ دولت کی محبت میں مست ہو کر رات بھر طرح طرح کے منصوبے باندھتا رہا کہ اب تو میں بہت اچھے اچھے کھانے کھاؤں گا، بہترین لباس سلواؤں گا اور بہت سارے خُدام اپناؤں گا الغرض مالدار بن جانے کے سبب وہ راحتوں اور آسائشوں کے تصورات میں گم ہو کر اس رات رب اکبر سے یکسر غافل ہو گیا صبح اسی دھن کی دھن میں مگن مکان سے نکلا اتفاقاً قبرستان (Graveyard) کے قریب سے اس کا گزر ہوا کیا دیکھتا ہے کہ ایک

شخص اینٹیں بنانے کے لئے ایک قبر پر مٹی گوند رہا ہے یہ منظر دیکھ کر یکدم اس کی آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ گیا اور اس تصور سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کہ شاید مرنے کے بعد میری قبر کی مٹی سے بھی لوگ اینٹیں بنائیں گے آہ! میرے عالیشان مکانات اور عمدہ ملبوسات وغیرہ دھرے کے دھرے رہ جائیں گے لہذا سونے کی اینٹ سے دل لگانا تو زندگی کو سراسر غفلت میں گوانا ہے ہاں! اگر دل لگانا ہی ہے تو مجھے اپنے پیارے پیارے اللہ سے لگانا چاہئے، چنانچہ اس نے سونے کی اینٹ کو چھوڑ کر قناعت کو اختیار کیا۔ (رسالہ غفلت، ۱)

گو پیشِ نظر قبر کا پڑھوں گڑھا ہے
افسوس! مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی

(وسائلِ بخششِ مُرتم، ص 382)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! واقعی مال و دولت ایسی چیز ہے جو انسان کو رِبِّ کریم سے غافل کر دیتی ہے۔ اس حکایت میں ہر وقت مال و دولت کی حرص (Greed) مبتلا رہنے والوں، جمع مال کی ہوس میں حلال و حرام کی تمیز بھلا دینے والوں اور صرف مال و دولت میں زندگی کا سُنکون تلاش کرنے والوں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے۔ یاد رکھئے! دولت سے دوا تو خریدی جاسکتی ہے شفا نہیں۔ دولت سے دوست تو مل سکتے ہیں مگر وفا نہیں۔ دولت کے سبب اچھی زندگی تو گزاری جاسکتی ہے مگر اس کے ذریعے موت نہیں ٹالی جاسکتی۔ دولت سے شہرت تو حاصل ہو سکتی ہے مگر عزت نہیں۔ دولت سے اچھے مکانات، گاڑیاں اور عمدہ ملبوسات تو خریدے جاسکتے ہیں مگر اسے غلط کاموں میں استعمال کر کے ربِّ کریم کی رضا اور اس کے حبیب

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شفاعت کی حقدار نہیں بن سکتیں۔ یاد رکھئے! دنیا میں ہر مشکل کام کو آسان بنانے کیلئے تو شاید ہماری دولت کام آسکتی ہے مگر ہماری بد اعمالیوں کے سبب قبر میں عذاب دیا گیا تو کیا وہاں بھی یہی دولت کام آئے گی؟ منکر نکیر کے سوالات نہیں بن پائے تو کیا اس وقت بھی ہم اپنی دولت سے نفع اٹھا سکیں گی؟ قبر میں سانپ بچھو حملہ آور ہو گئے تو کیا ہماری دولت ان سے نجات کا سبب بن سکے گی؟ روزِ محشر کی ہولناکیوں میں کیا ہماری دولت راحت و سکون کا سبب بن سکے گی؟ کیا جہنم سے چھٹکارہ پانے کیلئے ہماری دولت کام آسکے گی؟ نہیں ہر گز نہیں بلکہ ان مشکل حالات سے نمٹنے کیلئے ہمارے وہ نیک اعمال ہی نجات کا ذریعہ بنیں گے جن سے آج ہم غافل ہیں۔

میں کیسے خوش رہوں؟

حضرت سیدنا عون بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے کہ افسوس! میں کتنی غفلت کرتا ہوں؟ حالانکہ مجھ سے حساب و کتاب میں ہر گز غفلت نہیں برتی جائے گی، میری زندگی کیونکر خوشگوار ہو سکتی ہے؟ حالانکہ میرے سامنے ایک کٹھن دن ہے، میں عمل میں چُستی کیوں اختیار نہیں کرتا، حالانکہ میں نہیں جانتا کہ میری موت کا وقت کیا ہے، میں دنیا میں کیسے خوش رہوں؟ حالانکہ مجھے یہاں ہمیشہ نہیں رہنا، میں اسے ترجیح کیوں دوں؟ مجھ سے پہلے جس نے بھی دُنیا کو ترجیح دی دُنیا نے اسے نقصان پہنچایا، میں اسے کیوں پسند کروں؟ یہ تو فنا ہو کر مٹ جائے گی، میں اس کی حرص کیوں رکھوں، کیونکہ میرا ٹھکانا تو کہیں اور ہے، میں اس (دنیا کے چلے جانے) پر کیوں افسوس کروں؟ کیونکہ اللہ پاک کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میرے گناہوں کی وجہ سے میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔ (حلیۃ الاولیاء، عون بن عبد اللہ، ۲۸۵/۴،

رقم: ۵۵۹۳، بتصرف)

غفلت سے بچنے کے طریقے

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دین خود کو غفلت و حرص سے بچانے کیلئے ہر وقت فکرِ آخرت میں مشغول رہتے تھے۔ ہمیں بھی ان کی سیرت پر چلتے ہوئے زندگی میں ہی قبر و حشر کی تیاری شروع کر دینی چاہیے اور غفلت جیسی بیماری سے نجات کیلئے اس کا علاج کرنا چاہیے کیونکہ ہر بیماری سے بچنے کیلئے طریقہ علاج اختیار کیا جاتا ہے جس پر عمل کر کے شفاء ہو جاتی ہے۔ آئیے! غفلت جیسی مہلک بیماری سے بچنے کے چند طریقے (Methods) سنئے اور اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے کوشش کیجئے۔

(1) دنیاوی محبت سے بچنا!

فی زمانہ نیکیوں سے دور ہونے اور غفلت کے گہرے گھڑے میں جا پڑنے کا ایک اہم سبب دنیا کی محبت ہے جو انسان کو حلال و حرام کی تمیز بھلا کر نیکیوں سے دور کر دیتی ہے لہذا اپنے دل سے دنیاوی محبت نکال دیجئے کیونکہ یہی سارے فساد کی جڑ ہے۔ حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جسے دنیا کی محبت کا شربت پلایا گیا وہ تین چیزوں کا مزہ ضرور چکھے گا۔ (۱) ایسی سختی جس سے اس کی تھکن دور نہ ہوگی، (۲) ایسی حرص جس سے وہ غمی نہ ہوگا، (۳) ایسی خواہش جس کی تکمیل نہ کر سکے گا۔ لہذا جس نے دنیا کو طلب کیا آخرت اسکے مرنے تک اسے تلاش کرتی رہے گی، جب وہ مرجائے گا تو وہ اسے پکڑ لے گی اور جس نے آخرت طلب کی دنیا اسے ڈھونڈتی رہے گی یہاں تک کہ وہ اس میں سے اپنا پورا رزق حاصل کر لے۔ (طبرانی کبیر، عبداللہ بن مسعود، ۱۰۶۲/۱۰، رقم: ۱۰۳۲۸، ملتقطاً)

مرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر

کر الفت میں اپنی فنا یا الہی

(وسائل بخشش مرم، ص ۱۰۵)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

(2) اچھی صحبت اختیار کرنا!

غفلت بھری زندگی سے پیچھا پھرانے کیلئے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے کہ اس کی برکت سے ہمیں گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق ملے گی۔ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اچھی صحبت پانے کیلئے کسی نعتِ عظمیٰ سے کم نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول کی برکت سے اب تک لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔ اور بری صحبت سے ضرور بچنے کی کوشش کیجئے کہ بری صحبت ہماری دنیا کے ساتھ ساتھ بربادیِ آخرت کا سامان بن سکتی ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں بُرے لوگوں کی صحبت سے بچنے کا حکم ہے۔ چنانچہ اس بارے میں دو فرامینِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سنئے اور عمل کی کوشش کیجئے۔

1. ارشاد فرمایا: بُرے ساتھی سے بچو، کیونکہ وہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے، اُس کی محبت تمہیں فائدہ نہیں پہنچائے گی اور وہ تم سے اپنا وعدہ پورا نہیں کرے گا۔ (فردوس الاخبار، ۱/۲۲۳، حدیث: ۱۵۷۳)
2. ارشاد فرمایا: بُرے ساتھی سے بچ کہ تو اسی کے ساتھ پہچانا جائے گا (یعنی جیسے لوگوں کے پاس آدمی کی نشست و برخاست ہوتی ہے لوگ اسے ویسا ہی جانتے ہیں)۔ (ابن عساکر، الحسین بن جعفر بن محمد بن حمدان۔ الخ،

(۴۶/۱۴)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

(3) بُزرگانِ دین کی سیرت کا مطالعہ کرنا!

غفلت اور گناہوں بھری زندگی سے جان چھڑانے، نیکیوں کا پابند بننے، قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا ایک طریقہ بزرگانِ دین کی سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ کرنا اور ان کے سیرت و کردار کے مطابق عمل کرنا بھی ہے، کیونکہ ہمارے بزرگانِ دین ہر وقت عبادتِ الہی اور فکرِ آخرت میں مصروف رہتے، ایسی ہی ایک ہستی جن کے علم و عمل، کردار اور سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ کرنے سے غفلت سے بچ کر فکرِ آخرت نصیب ہوتی ہے وہ ہستی عالمِ باعمل، صوفی باصفا، حجتہ الاسلام حضرت سیدنا امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كِي ذَاتِ مَبَارَكِہ بھی ہے جن کا ہر لمحہ یادِ الہی اور فکرِ آخرت میں بسر ہوتا تھا، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے اپنے علمی شوق اور قابلیت و صلاحیت سے ایسے ایسے کارنامے انجام دیئے کہ آپ کی تعلیمات سے آج بھی عالمِ اسلام مُنور ہو رہا ہے، آپ کی مُبارک زندگی سے اُمتِ مُسلِمہ کو اطاعتِ خُداوندی، سُنّتوں کی پاسداری، زُہد و تَقْوٰی اور دیگر بہت سی نیک خصلتیں اپنانے کا جذبہ ملتا ہے، آئیے! حُصُولِ بَرکَت اور نُزُولِ رَحْمَتِ کیلئے آپ کی مُبارک زندگی کے چند مُخْتَصَر گُوشوں کے بارے میں سنتی ہیں۔

نام و نسب، ولادت اور رحلت:

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كِي كُنِيَّة أَبُو حَامِدٍ، لَقَبُ حُجَّةُ الْاِسْلَامِ (اسلام کی دلیل) اور نامِ نَامِي، اسمِ گرامی محمد بن محمد غزالی شافعی ہے، آپ ۵۰ھ میں ایران کے ضلع طُوس کے علاقے طابران میں پیدا ہوئے۔ (اتحاف السادة المتقين، مقدمة الكتاب، ۱/۹) ابتدائی تعلیم اپنے شہر میں حاصل کی، جہاں کتبِ فقہ حضرت سیدنا احمد راز کانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے پڑھیں، 20 سال سے کم عمر میں مزید حُصُولِ علم کیلئے (ایران کے مشرقی شہر) جرجان تشریف لے گئے، 473ھ ہجری میں (ایران کے قدیم شہر) نیشاپور میں امامُ الْاَحْمَرِ مَیْنِ امام عبد الملک جوینی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كِي بارگاہ میں حاضر ہو کر اُصولِ دین، مَنطِق اور حُکْمَت وغیرہ میں مکمل مہارت حاصل کی۔ (اتحاف

السادة المتقين، مقدمة الكتاب، ۱/۹) حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كِي هَر تَصْنِيف هِي عِلْم وَعِرْفَان كَابِيش بَهَاخِرَانَه هِي مَكْرَاجِيَاءُ الْعُلُومِ اِيْسِي كِتَاب هِي جِس كِي مِثَال كِتَابُوں مِيں مَلْنَا مُشْكَل هِي يِه كِتَاب اِنْسَان كُو ”كَامِل اِنْسَان“ بِنَانِي مِيں بِي حَدِّ مُعَاوِنِ هِي هَر دَوْر مِيں مَشَاخ و عَارِفِيْن، اَقْطَاب وَاوَلِيَا اُوْر عُلَمَا وُصُوْفِيَا كِي تَوْجُّهُ كَامِر كَرْ رِهِي هِي، بِالْآخِرِ اِمَامِ غَزَالِي رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ بَرُوْزِ پِيْر ۱۴ جُمَادِي الْآخِر 505 هِجْرِي مَقَامِ طَابِرَانِ (طُوْس) مِيں اِس دُنْيَا فَاِنِي سِي اِنْتِقَالِ فَرَمَا كِي اُوْر وِيں اَب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَا تَزَارِ مَبَارَك هِي۔

مجلس مکتبۃ المدینہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ایسی عظیم ہستیوں کی تعلیمات کو اُمّتِ مسلمہ تک پہنچانے کیلئے شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعْلَیْہِمْ نے 1986 میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا آغاز فرمایا دعوتِ اسلامی کے اس شعبے (Department) سے پہلے تو صرف بیانات کی اڈیو کیسٹیں جلدی ہوئیں اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم اور رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ كِي نَظَرِ عَمَانِيَّتِ سِي اِيْسِي تَرَقِي نَصِيْبِ هُوْنِي كِه مَكْتَبَةِ الْمَدِيْنَةِ سِي جِهَلِ سِنْتُوں بَهْرِي بِيَاْتِ مَدَنِي مَذَاكِرُوں كِي لَا كِهُوں لَا كِه كِيْسِيں اُوْر وِي سِي ڈِيْز (VCDs) دُنْيَا بَهْرِ مِيں پَهْنُجِ رِهِي هِيں، وِيں اِمَامِ غَزَالِي رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كِي كِتَابُوں كَا رَدُّو تَرْجَمِه، اَعْلِي حَضْرَت، اِمِيْر اِهْلِسُنْتِ اُوْر اَلْمَدِيْنَةُ الْعِلْمِيَّةِ كِي كِتَابِيں بِي شَالَعِ كَر كِي كَثِيْر تَعْدَادِ مِيں عَوَامِ كِي ہَاتھوں مِيں پَهْنُجَانِي جَا رِهِي هِيں۔

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آج کے ہفتہ وارا اجتماع میں ہم نے غفلت کے متعلق سنا کہ

- غفلت کے سبب انسان علم دین سے دور ہو جاتا ہے۔
 - غفلت کے سبب انسان اپنی آخرت کو بھول جاتا ہے۔
 - غفلت کے سبب انسان گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔
 - غفلت کے سبب انسان جہنم کے گہرے گھڑے میں جا گرتا ہے۔
 - غفلت کے سبب انسان یادِ الہی اور اطاعتِ الہی سے دور ہو جاتا ہے۔
 - غفلت کے سبب انسان ہر وقت مال و دولت کمانے کی حرص میں مبتلا رہتا ہے۔
- اللہ کریم ہمیں نیک اعمال کرنے اور غفلت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سننیں

اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مشكاة المصابيح، كتاب الايمان باب الاعتصام بالكتاب والسنة ج 1 صفحه 55 حديث: 15)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آئیے شیخ طریقت امیر الاسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کے رسالے ”101

مدنی پھول“ سے جو تے پہننے کی سننیں اور آداب سنتی ہیں۔

جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوئے ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم جھکتا ہے) (مُسلم، ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶) (2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر الٹا اور اتارنے وقت پہلے الٹا جوتا اتارئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے ابتدا کرنی چاہیے اور جب اتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے ابتدا کرنی چاہئے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اتارنے میں آخری رہے۔ (بخاری ج ۴ ص ۶۵ حدیث ۵۸۵۵) (4) مرد مردانہ اور عورت زنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرت سیدتنا عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد، ج ۴ ص ۸۴ حدیث: ۴۰۹۹) صدرُ الشَّرِيعَةِ، بدرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وضع اختیار کرنے (یعنی نقل کرنے) سے ممانعت ہے، نہ مرد عورت کی وضع (طرز) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شَرِيعَتِ، حصہ ۱۶، ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ) (6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھانہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر گرات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آکر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔

(سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ

شریعت“ حصہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب ”سنیتیں اور آداب“ اس کے علاوہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت کے 2 رسائل ”101 مدنی پھول“ اور ”163 مدنی پھول“ مکتبہ المدینہ کے بستے سے ہدیۃ طلب کیجئے اور پڑھئے